احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | سوموار - ۲۵ - جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ، ۲۱ - فتح ۱۳۷۱ ہش، ۲۱ - دسمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۹۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نفسانیت کے کیڑے سے بچیں

سب سے بڑی نصیحت یہ ہے کہ کاموں کے بڑھنے کے نتیجہ میں آپ خدا سے تعلق کو بڑھائیں اور اس پر انحصار کریں۔ اس کا برعکس بہت ہی خطرناک ہے۔ جہاں آپ یہ خیال کریں کہ گویا آپ کے زور پر کام چل رہا ہے۔ وہاں نفسانیت کا ایک کیڑا داخل ہو جاتا ہے جو نیک اعمال کو کھانے لگتا ہے۔ اور وہیں کاموں میں خرابی کی بنیادیں پڑ جاتی ہیں۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اب تم خود سوچ لو کہ کتنے لوگ ہیں جو دینداری سے زندگی بسر کر رہے اور دین کو دنیا پر مقدم کر رہے ہیں۔ تم خود کسی بڑے شہر مثلاً کلکتہ، دہلی، پشاور اور لاہور، امرتسر وغیرہ کے چوک میں کھڑے ہو کر دیکھ لو۔ ہزاروں لاکھوں لوگ اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر دوڑتے پھرتے ہیں۔ مگر اُن کی یہ سب دَوڑ دھوپ محض دنیا کے لئے ہوتی ہے۔ آپ کو بہت تھوڑے ایسے ملیں گے جو دین کے کام میں ایسی سرگرمی سے مشغول ہوں۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دنیا کی خاطر بڑے بڑے مصائب کا مقابلہ کرتے ہیں مگر دین میں نہائیت بودے پائے جاتے ہیں۔ ایک ذرا سے ابتلاء پر جھوٹ جیسی نجاست کو کھانے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور اپنی نفسانی خواہشوں کو پُورا کرنے کے لئے کن کن حیلوں سے کام لیتے ہیں کہ گویا خدا ہی نہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۰۵)

اعلان جنازہ

محترم وکیل التبشیر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم بشیر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ کا جنازہ مورخہ ۲۴ - دسمبر بروز جمعرات بوقت ساڑھے دس بجے صبح احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں ہوگا۔

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عزیزہ شبرہ امۃ اللطیف بنت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور عزیزم طارق رشید صاحب ابن ونگ کمانڈر مکرم رشید احمد صاحب کو ۱۸ ستمبر ۱۹۹۲ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام ذکی دانیال رکھا گیا ہے۔ عزیزہ شبرہ حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی کی پوتی ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ بچے کو نیک نصیب، بلند اقبال عمر و دین و دولت پانے والا خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

مکرم محمد اشرف ناصر صاحب مربی سلسلہ عالیہ کے والد مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب گجراتی علیل ہیں۔

○ مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ ڈسکہ کے والد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب دار الصدر جنوبی ربوہ ایک لمبے عرصہ سے سانس میں رکاوٹ کی وجہ سے بیمار ہیں ان دنوں حالت زیادہ تشویشناک ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبد الوہاب خان صاحب ابن حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) ۱۲ دسمبر ۹۲ء کو بقضائے الہٰی انتقال کر گئے ہیں آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے سوا انسانی کوششوں کو پھل نہیں لگ سکتے

اقتباس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

انسان کی کوششیں جتنی بھی بڑھ جائیں حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے سوا ان کو پھل نہیں لگ سکتے اور جہاں تک خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کا تعلق ہے۔ وہاں یہ حقیقت اور بھی زیادہ قطعی طور پر ہمارے سامنے آتی ہے اور امر واقعہ یہ ہے کہ دنیا کی کوششوں میں تو کوشش اور پھل میں ایک نسبت ہوتی ہے مگر دین کی خدمت میں اگر آپ بنظر غائر دیکھیں تو حقیقتاً کوئی بھی نسبت نظر نہیں آتی۔ اس لئے کوششوں پر انحصار کا سوال ہی باقی نہیں ہوتا۔ ہاں یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری استطاعت کے مطابق ہمیں کوششوں کی توفیق ضرور عطا فرمائے تاکہ ہمارے دل بھی راضی ہوں کہ ہم نے خدا کی خاطر کچھ کیا ہے اور جتنی توفیق تھی اتنا ضرور کر دیا ہے لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ اگر خدا تعالیٰ صرف ہماری کوششوں کا ہی پھل عطا کریگا تو ہم دنیا میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ خواہ ان کوششوں کو کتنی ہی وسعت مل چکی ہو۔ کام اتنے عظیم الشان اور اتنے وسیع ہیں اور بظاہر ایسے ناممکن نظر آتے ہیں کہ آپ میں سے ہر بچہ ہر مرد اور ہر عورت اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں جھونک دے تب بھی وہ انقلاب ممکن نہیں جو ہم برپا کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اللہ کا فضل ہی سب کچھ کرے گا۔ پس یہ دعا کریں کہ اے خدا تو ہمیں تسکین قلب کی خاطر توفیق عطا فرما کہ ہم سب کچھ تیری راہ میں ڈال دیں لیکن جو نتیجہ پیدا فرما وہ اپنے فضل کا نتیجہ پیدا فرما گویا ہماری کوششوں کی کوئی اہمیت ہی نہیں جو کچھ ملے گا خالصتاً تیری رحمت اور فضل کے نتیجہ میں ملے گا۔

پس یہ دعا ہے جس کی طرف میں جماعت کو مختصراً توجہ دلاتا ہوں۔ اس دعا کے نتیجہ میں ایک تو دل صاف ہوتا رہے گا اور کسی قسم کا تکبر پیدا نہیں ہوگا۔ اور جب بھی خدا تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ اس وقت حمد کی طرف ہی توجہ مائل ہوگی۔ انانیت کی طرف توجہ مائل نہیں ہوگی۔ اس لئے اس دعا سے ہماری گہری تربیت ہوگی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ یہی اصل دعا ہے جو کرنی چاہیئے۔

(از خطبہ فرمودہ ۲۱ - اکتوبر ۱۹۸۳ء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۱- فتح ۱۳۷۱ ہش ۔ ۲۱- دسمبر ۱۹۹۲ء

آئیے نیکیوں سے چمٹے رہیں

بعض اوقات ایک ہی لفظ بات سے پیدا ہونے والی کیفیت بدل دیتا ہے۔ بات تو اس لفظ کے حذف کر دینے سے بھی سمجھ میں آ جاتی ہے۔ اور اس میں کچھ وزن بھی ہوتا ہے۔ لیکن اس ایک لفظ کا اضافہ کیفیت اور کمیت میں فرق ڈال دیتا ہے۔ مثلاً اس بات کو لیجئے۔ نیکیاں کیجئے۔ اس کی سمجھ بھی آتی ہے اور اس سے نیکیوں کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ لیکن گذشتہ دنوں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے اس کے ساتھ ایک لفظ بڑھایا ۔ اور اسے یوں بیان فرمایا کہ نیکیوں کے ساتھ چمٹے رہو۔ اس فقرے سے نہ صرف نیکیاں کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ نیکیاں ہی نیکیاں کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور نیکیوں میں استقلال پیدا کرنے کی ہمت پیدا ہوتی ہے۔ نیکیوں سے چمٹے رہنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی نیکی کو چھوڑا نہ جائے۔ ایک دفعہ نیکی کی ہے تو اسے دہرایا بھی جائے اور اسے دہراتے ہی رہیں۔ کیونکہ ایک دفعہ نیکی کی اور اسے چھوڑ دیا تو یہ نیکی سے چمٹنے والی بات نہ ہوئی۔ کبھی ایک نیکی کر لی کبھی کوئی دوسری نیکی کر لی۔ یہ بھی ہے تو نیکیاں کرنے والی ہی بات لیکن یہ نیکیوں سے چمٹنے والی بات نہیں ہے۔ اس میں استقلال نہیں ہے اس میں نیکیوں کا پورا ادراک شامل نہیں ہے۔ اگر انسان کو کسی ایک نیکی کا ادراک حاصل ہو جائے تو وہ کسی قیمت پر بھی وہ نیکی چھوڑنے کا تصور نہیں کر سکتا وہ اس نیکی پر عمل کرے گا اور کرتا ہی رہے گا۔ اور اپنی اس نیکی پر استقلال کا باعث ہوگا۔

بدیوں سے رُکنے کا بھی یہی مؤثر طریق ہے۔ آخر وقت تو ایک خلا ہے۔ اسے پُر کرنا ہے۔ وقت کے جس حصہ کو ایک کام سے پُر کر لیا جائے اس حصہ میں کوئی دوسری چیز تو نہیں سما سکتی۔ اگر ہم اپنے وقت کو نیکیوں سے پُر رکھیں تو یقیناً بدیوں کے لئے کوئی خلا باقی نہ رہے گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ بدی کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملے گا۔ انگریزی میں کہتے ہیں کہ خالی دماغ شیطان کا کارخانہ ہوتا ہے۔ اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ اگر آپ اپنے وقت میں خلا پیدا کریں گے۔ اگر آپ وقت کے کسی حصہ کو نیکیوں سے خالی رکھیں گے تو شیطان اس حصہؔ پر قبضہ کر لے گا اور اس طرح وہ حصہ بدی سے پُر ہو جائے گا۔ اگر ہم وقت کو خالی نہ رکھیں اور ذہن کو پُر رکھیں۔ اور ایسا کرنے کے لئے نیکیوں کی طرف توجہ کریں تو یقیناً بدی اور بُرائی کا موقعہ نہیں ملے گا۔

حضور کے ارشاد کے مطابق نیکیوں سے چمٹے رہنا ہی مستقل طور پر نیکیوں کا قیام ہے۔

ہمیں لازم ہے خُوئے انکساری
تحمل، دوستی اور بُرد باری
ہمیشہ یاد رکھنے کی ہے یہ بات
"تذلّل ہے رہِ درگاہِ باری"

ابوالاقبال

○

جانتا ہُوں مَیں کہ مَیں نے کچھ کمایا ہی نہیں
خوف لُٹ جانے کا میرے دل میں آیا ہی نہیں

اپنی فطرت سے لڑائی مول لے کر مِٹ گیا
سَر کسی کے سامنے مَیں نے جُھکایا ہی نہیں

ساری دنیا کو کیا ہے تُو نے پابندِ نظام
یہ بھی کوئی راز ہے! لوگوں نے پایا ہی نہیں

رات کی تاریکیوں میں گھومتا پھرتا ہوں مَیں
روزِ روشن کا جھمیلا راس آیا ہی نہیں

اُٹھ گیا ہے مُجھکو ہر داد و دہش پر اعتماد
مَیں بھرا دامن کسی کے در سے لایا ہی نہیں

مجھکو جو ملتا ہے دیتا ہے مجھے میرا خُدا
مَیں نے اوروں کے خدا کو آزمایا ہی نہیں

میرا سرمایہ ہیں میرے دوستوں کے رنج و غم
ان کے غم میں مَیں نے اپنا غم تو کھایا ہی نہیں

میرے اندر ایک شورِ بے پنہ کی گُونج ہے
مجھکو کیوں ماحول کا سناٹا بھایا ہی نہیں

چُپ رہو، نام و نسب والوں سے کترا کر چلو
ایسے لوگوں پر حقیقت کا تو سایہ ہی نہیں

مَیں کسی کی کم نگاہی کا گِلہ کیسے کروں
مَیں نسیمؔ اپنی نظر سے دیکھ پایا ہی نہیں

نسیمؔ سیفی

انسان کا گوشت پوست کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ گوشت پوست جیسے ایک چور کا ہے ویسے ہی ایک نیک آدمی کا ہے۔ ہڈیاں جیسے ایک چور کی ہیں ویسے ہی ایک نیک آدمی کی ہیں۔ خون جیسے ایک چور کا ہے ویسے ہی ایک نیک آدمی کا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس کے اخلاق بُرے ہیں اور اس کے اخلاق اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ اس کے اندر روحانیت نہیں اور اس کے اندر اعلیٰ درجہ کی روحانیت پائی جاتی ہے۔ پس اگر اس کی وہ روحانیت اور اعلیٰ درجہ کے اخلاق دوسرے میں باقی رہ جائیں گے۔ تو وہ مَر اکس طرح۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

ہر آں کاریکہ گردد از دعائی محوِ جانانی
نہ شمشیری کند آں کار نی بادی نہ بارانی

فنا فی اللہ شخص کی دعا سے جو کام ہو جاتا ہے وہ کام نہ تلوار کر سکتی ہے نہ ہوا نہ بارش

عجب دارد اثر دستی کہ دستِ عاشقی باشد
بگرداند جہانی راز بہرِ کارِ گریانی

اسکے عاشق کے ہاتھ میں عجب تاثیر ہوتی ہے خدا اس رونے والے کا کام بنانے کیلئے ایک دنیا کو پلٹ دیتا ہے

اگر جنبد لبِ مردی ز بہر آنکہ سرگرداں
خدا از آسماں پیدا کند ہر نوعِ سامانی

اگر اس آدمی کا ہونٹ ہلتا ہے جو خدا کا عاشق ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان سے ہر طرح کا سامان پیدا کر دیتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں نہایت لطیف پیرائے میں دعا کی اہمیت کا ذکر فرماتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ وہ شخص جو فنا فی اللہ ہے اسکی دعا جو کام کر سکتی ہے وہ نہ تلوار کر سکتی ہے نہ ہوا اور نہ بارش۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دعا کی قبولیت کے لئے انسان کا اللہ تعالیٰ سے نہایت مضبوط تعلق ہو اور اس تعلق کی یہ صورت ہے کہ انسان فنا فی اللہ ہو۔ اپنی ہستی کو خدا کے وجود میں کھو دے اسکی ہر بات مانے۔ اسکے ہر حکم پر عمل کرے ایسا کرنیوالے شخص کی دعا آسانی سے اور بہتر طریق پر قبول ہوتی ہے۔ اور اسکی دعا ایسے ایسے کام کر سکتی ہے جو کسی اور طریق پر ممکن نہیں۔

حضور فرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص جو خدا تعالیٰ کا عاشق ہے جس کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہے اسکے ہاتھ میں ایسی تاثیر ہوتی ہے کہ جب وہ خدا کے حضور روتا اور گڑگڑاتا ہے اور اس سے دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی خاطر ایک دنیا کو الٹ پلٹ کر دیتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ وہ مانگتا ہے وہ بہر صورت اسے دیا جاتا ہے۔ اگرچہ دنیا کے سامان یہ ظاہر کرتے ہوں کہ جو کچھ وہ مانگتا ہے اسے مل نہیں سکتا لیکن اللہ تعالیٰ دنیا کے سامانوں کو بدل دیتا ہے یا ان کی تاثیر ایسی کر دیتا ہے کہ اس کا کام بن جاتا ہے۔ جوں جوں انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھتا ہے اسکی کیفیت ایسی ہوتی چلی جاتی ہے کہ ادھر اس کے منہ سے کوئی بات نکلتی ہے اور ادھر اللہ تعالیٰ اس کے پورا کرنے کے سامان پیدا کرنے شروع کر دیتا ہے۔ دراصل اس کا منشاء خدا تعالیٰ کے منشاء کے ساتھ اس طرح ہم آہنگ ہو جاتا ہے کہ اسکے ہلتے ہوئے ہونٹ دراصل اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا نقشہ کھینچتے ہیں اور جو کچھ وہ چاہتا ہے اسکے سامان پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کسی بالکل ناکارہ انسان سے خدمت خلق کا کام لینا چاہے تو وہ یقیناً لے سکتا ہے اور یہی بات اسکی مخفی ہستی کے وجود پر دلالت کرتی ہے۔ حضرت امام جماعت الثالث اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جب انسان خدا تعالیٰ کی چٹکی میں آ جاتا ہے تو پھر دنیا میں عجیب قسم کے اثرات نمودار ہونے لگتے ہیں۔ اسکی باتیں موثر ہو جاتی ہیں اسکے کام آسانی سے پایہ تکمیل کو پہنچنے لگتے ہیں اس سلسلے میں حضور فرماتے ہیں کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا طالب ہے۔ جو شخص حقیقی طور پر خدا سے محبت کرنا چاہتا ہے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسکی دعائیں قبول ہوں اور اس کا خدا تعالیٰ سے تعلق ظاہر ہو اسکے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ وہ صبر کرنے والا ہو اور بالکل ہر رنگ میں اپنے آپ کو سچا ثابت کرے۔ ایسے شخص کے لئے حضور فرماتے ہیں کہ کبھی نامرادی کا دن نہیں چڑھتا۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کا سچا عاشق ہو صبر کرنے والا ہو ہر بات میں سچ بولنے والا ہو اور اس کا وفادار ہو اور وہ کسی طرح نامراد ہو جائے۔ یہ بالکل ناممکن ہے۔ ان اشعار میں حضور ہماری توجہ اس بات کی طرف مبذول کرواتے ہیں کہ دعا کی قبولیت کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط اور مخلصانہ ہو۔

اے خدا تو ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم ایسی ہی زندگی بسر کریں۔ جس میں ان اشعار کی روح پائی جاتی ہو۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی

علمی مسائل

شعور کے معنے جیسا کہ حل لغات میں بتایا جا چکا ہے۔ باریک امور کے جاننے کے ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں اس کے مشابہہ الفاظ علم، عرفان، عقل اور فکر کے استعمال کئے ہیں۔ بظاہر یہ الفاظ مشابہہ ہیں لیکن ان سب الفاظ کے معانی ایک دوسرے سے مختلف ہیں بلکہ جیسا کہ عربی زبان کے ماہروں نے لکھا ہے۔ دراصل عربی زبان میں کوئی لفظ بھی ایسا نہیں جو دوسرے لفظ کا کلی طور پر ہم معنی ہو بلکہ ہر لفظ مختلف اور زائد معنے دیتا ہے۔ چنانچہ علم اس قسم کے جاننے کے لئے آتا ہے جو باہر سے پیدا ہو۔ یعنی حس کر یا دیکھ کر یا چھو کر یا چکھ کر پیدا ہو۔ مثلاً کسی شخص کو ایک میٹھی چیز چکھا کر حس ذائقہ کا پتہ چلتا ہے۔ وہ علم کہلا سکتا ہے۔ شعور یا عرفان نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح عرفان اس علم کو کہتے ہیں جو دوبارہ حاصل ہو۔ کیونکہ عرفان پہچاننے کو کہتے ہیں اور پہچانتا انسان اس شئے کو ہے جس کا علم اسے پہلے حاصل ہو چکا ہو۔ ایک شخص کے پہچاننے کے یہ معنے ہیں کہ ہم نے اسے پہلے دیکھا ہوا تھا۔ دوبارہ دیکھ کر ہمارا سابق علم تازہ ہو گیا۔ اور ہم نے اس علم کے متعلق غلطی نہیں کی۔ روحانی علوم کو اسی لئے عرفان کے نام سے موسوم کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے ذریعہ سے یا فطرت صحیحہ کے ذریعے سے جو روحانی امور ہمیں معلوم تھے ہم نے ان کا جب مشاہدہ کیا تو پہچان لیا کہ یہ وہی چیز ہے جس کا علم کلام الٰہی یا فطرت صحیحہ کے ذریعہ ہم کو حاصل ہو چکا تھا۔ اس وجہ سے عارف اسے کہتے ہیں کہ اس نے خدا تعالیٰ کی صفات کا جن کا علم اسے کتاب اللہ کے ذریعہ سے حاصل ہو چکا تھا مشاہدہ کر لیا۔ اور سمجھ لیا کہ یہ وہی صفات ہیں جن کو اس نے کلام الٰہی میں پڑھا تھا۔ عقل اس قوت کو کہتے ہیں کہ جو انسان کو علم، فکر اور شعور کے مطابق کام کرنے کی توفیق بخشتی ہے اور عاقل وہ ہے جو علم صحیح، فکر صحیح اور شعور صحیح کے مطابق کام کرے۔ اور اپنے نفس کو ان کے خلاف چلنے سے روکے۔ فکر اس قوت کا نام ہے جو بیرونی علم سے نتائج اخذ کرنے میں مدد دیتی ہے۔ اور متفکر اسے کہتے ہیں کہ جو اس بسیط علم کو جو اسے حاصل ہو چکا جوڑ کر اور ملا کر ایک نیا نتیجہ پیدا کرے۔ جو محض بسیط علم سے حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ اور شعور اس حس کو کہتے ہیں جو اندر سے پیدا ہوتی ہے۔ اور فطرت صحیحہ کو معلوم کرنے کا نام ہے۔ پس شعور کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ جب انسان اپنی اندرونی طاقتوں کو محسوس کرنے لگتا ہے اور ان جبلی طاقتوں کو محسوس کر کے اپنے لئے نیک راہ تجویز کرنے لگتا ہے کہ جو خدا تعالیٰ نے اس کے اندر پیدا کی تھی۔ چنانچہ بالوں کو اشعار اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اندر سے باہر کی طرف اگتے ہیں۔ اسی طرح شعار اس لباس کو کہتے ہیں کہ جو دوسرے کپڑوں کے نیچے ہو اور جسم سے لگا ہوا ہو۔ شعار درخت کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ زمین سے باہر نکلتا ہے اور شعار اس اشارہ کو بھی کہتے ہیں جو فوجیں باہم مقرر کر لیتی ہیں تاکہ اس کے ذریعے سے وہ اپنے سپاہیوں کو اپنا مطلب سمجھا سکیں اور اسے یہ نام اس لئے دیا گیا ہے کیونکہ وہ مخفی ہوتا ہے اور باہمی راز کو ظاہر کرتا ہے اسے انگریزی میں پاس ورڈ یا واچ ورڈ کہتے ہیں۔ شعر کو بھی شعر اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اندرونی جذبات کو بیان کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ارادے کو ظاہر کرنے والے امور کو بھی شعائر کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے منشاء کا پتہ چلتا ہے اور اس کی صفات کا ظہور ان کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ اسی طرح مشاعر باطنی حواس کو کہتے ہیں۔ پس شعور وہ مخفی حس ہے جو انسان کو اس کے اندرونی قویٰ کا علم دیتی ہے اور اس کا تعلق بیرونی علم سے نہیں

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصرات

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق مربی انچارج ممالک مشرقی افریقہ برطانیہ و امریکہ نے اپنے قیام مشرقی افریقہ کے دوران امریکہ کے مشہور عیسائی مناد ڈاکٹر بلی گراہم کو دعا کا چیلنج دیا تھا جسے انہوں نے قبول کرنے سے انکار کیا تھا۔ اس بات کا اعتراف ڈاکٹر صاحب موصوف کی زندگی پر شائع ہونے والی ایک ضخیم کتاب (۷۱۰ صفحات)، مصنفہ پروفیسر ولیم مارٹن شعبہ سوشیالوجی رائس یونیورسٹی امریکہ نے صـ۲۶۰ پر کیا ہے۔ اس کتاب کا نام ہے A PROPHET WITH HONOUR - اسی طرح چند سال قبل مسٹر مارشل فریڈی نے جو امریکہ کے معروف صحافی ہیں اور لائف اور نیوزویک کے کالم نگار ہیں۔ اور اٹلانٹا کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے بھی ڈاکٹر صاحب کی سوانح لکھی۔ جو ۵۴۶ صفحات پر مشتمل ہے اس کتاب کا نام ہے "ڈاکٹر بلی گراہم A PARABLE OF AMERICAN RIGHTEOUSNESS" اس کے صفحہ ۳۳ پر بھی اسی حقیقت کا اعتراف کیا گیا ہے۔

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مکرم اخوند فیاض احمد صاحب کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ آپ جماعتی کاموں کو انتہائی عقیدت، محبت اور غیر معمولی لگن سے انجام دیتے تھے۔ بیوت میں بڑی باقاعدگی سے حاضری دیتے۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ سلسلہ کے لٹریچر پر عبور حاصل تھا۔ فصیح و بلیغ لیکچر دیتے۔ حاضرین کو ہمیشہ اپنی تقاریر سے متاثر کرتے۔ آپ نے خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ میں بھی بڑا کام کیا۔ گفتگو میں وقار، ادب اور طلاوت تھی، مسکراتا ہوا چہرہ اخوتِ احمدیت کا آئینہ دار ہوتا تھا۔ خاکسار ان کی وفات پر ان کی کوٹھی واقع کینٹ لاہور میں حاضر ہوا تو جملہ احبابِ جماعت کو ان کے اوصاف میں رطب اللسان پایا۔ آپ نے بڑی باوقار زندگی گزاری۔ آپ محترم جنرل محمود الحسن صاحب کے بہنوئی تھے۔

عزیزہ سعدیہ ہارون صاحبہ اپنے والد محترم پیرزادہ ہارون الرشید ہاشمی صاحب کے بارے میں لکھتی ہیں کہ آپ مورخہ ۱۵ اگست کو معدہ کی معمولی تکلیف کے بعد اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ آپ محبت کرنیوالے وجود تھے۔ ایک ایسا وجود جس سے ہر شخص یکساں فیضیاب ہوتا تھا۔ جماعت احمدیہ سے خاص لگاؤ رکھتے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ اور جماعت کی دیگر کتب ہمیشہ آپ کے زیر مطالعہ رہتیں انہوں نے ہمیشہ کوشش کی کہ رزق حلال کمائیں۔ رزق حلال کمانے میں جتنی بھی تکالیف آئیں ان کو بڑی استقامت اور صبر کے ساتھ برداشت کیا۔ مجھے جب بھی کوئی مشکل پیش آتی اور میں ان سے ذکر کرتی تو نہایت ہی خوبصورت انداز میں مجھے کہتے،

مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر ہوں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں کریں۔

عزیزہ امۃ الولی نبیلہ صاحبہ طالبہ جماعت نہم نے اپنے والد مکرم شیخ عبدالخالق صاحب سابق مینیجر الشرکۃ ربوہ کے بارے میں لکھا ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ میرے پیارے ابوجان ۶ دسمبر ۱۹۹۰ء کو اچانک دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔

میرے پیارے ابوجان بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ صابر و شاکر حیادار باوقار سخی اور بامروت انسان تھے۔ جماعت کے لئے غیرت رکھنے والے اور سلسلہ کے آئمہ سے گہری محبت رکھنے والے وجود تھے۔ جب بھی امام جماعت کوئی مالی تحریک فرماتے آپ اپنی استطاعت کے مطابق نہ صرف خود حصہ لیتے بلکہ اپنے بیوی بچوں کا حصہ بھی ادا کرتے۔ آپ نے کشمیر کے محاذ پر فرقان بٹالین میں بھی شامل ہو کر اپنے امام کی آواز پر لبیک کہنے کا حق ادا کیا۔ ابوجان کو اپنی بیوی محترمہ فریدہ نصرت صاحبہ اور اپنے بچوں سے بھی گہری محبت تھی۔ ہمیشہ نیک کام کرنے کی ترغیب دیتے رہتے اور عبادات کو وقت کی پابندی کے ساتھ ادا کرنے کی تلقین کرتے رہتے۔ گھر میں مہمان آنے پر ہمیشہ بشاشت کے ساتھ ان کا استقبال کرتے۔ آپ نے بہت سے جماعتی عہدوں پر کام کیا خصوصاً ربوہ کے ناظم اطفال کے عہدہ پر غیر معمولی خدمات کی توفیق پائی اور علم انعامی حاصل کیا۔ احباب جماعت سے میرے ابو کی بلندیٔ درجات کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

ربِّ کریم — ہمارا مشکلکشاء

بعض لوگوں پر اللہ تعالیٰ خاص فضل فرماتا ہے اور ان کو عام لوگوں سے بہتر قویٰ اور صلاحیتیں عطا فرماتا ہے پھر وہ ان پر ایسا فضل فرماتا ہے کہ یہ لوگ اپنے علم اور کام میں ترقی کرتے جاتے ہیں۔ اور اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرتے ہیں۔ بعض کو اچھے عہدے مل جاتے ہیں بعض کو کثیر مال عطا ہوتا ہے اور بعض کو اور کئی فضیلتیں حاصل ہوتی ہیں پھر ان میں سے بعض اپنی خوبیوں، علم اور مال و متاع کا ذکر اس رنگ میں کرتے ہیں۔ گویا کہ یہ سب کچھ انہوں نے اپنے ذاتی علم، ذہانت، محنت اور ہمت سے حاصل کیا ہے۔ گویا وہ بھول جاتے ہیں کہ یہ سب کچھ ان کے مولیٰ کریم کی عطا ہے کیونکہ جس دماغ سے وہ کام لے رہے ہوتے ہیں۔ یا جن قویٰ کا استعمال کر رہے ہوتے ہیں یا جن اسباب اور ذرائع سے کام لے رہے ہیں وہ تو سب اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہر وقت یہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہمیں علم دیا اور علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ہمیں کوشش محنت اور جدوجہد کے قابل بنایا اور ترقی کے لئے اسباب و ذرائع مہیا کئے۔ اپنے مولیٰ کے احسانات کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ہی ہے جو نہ صرف ہر کام میں کامیابی حاصل کرنے کے سامان اور ذرائع مہیا کرتا ہے۔ بلکہ ہر کام کا نتیجہ بھی خدا تعالیٰ ہی پیدا کرتا ہے اور اگر اچھا نتیجہ نکلتا ہے تو یہ محض اس کے فضل سے نکلتا ہے

آج سے قریباً تینتیس سال قبل اسی نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت (امام جماعت الثانی) (دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے فرمایا۔

"ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص سارا سال لوہار کا کام سیکھتا ہے لیکن وہ سیکھ نہیں سکتا۔ پھر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک کاریگر ہوتا ہے لیکن اسے کوئی کام نہیں ملتا۔ پھر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ روپیہ مل جائے تو کوئی ڈاکو اس کا سارا روپیہ چھین لے۔ پھر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ کما کر اپنے گھر روپیہ لے آئے لیکن گھر میں آتے ہی اس کے پیٹ درد اٹھے اور وہ جانبر ہی نہ ہو سکے۔ پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسے ایسی جلدی بیماری پیدا ہو جائے کہ وہ کپڑا نہ پہن سکے۔ پس جو کچھ ہوتا ہے اللہ کے فضل سے ہوتا ہے اگر کوئی اپنی محنت سے بھی روزی کماتے تب بھی اسے جو کچھ ملتا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ملتا ہے اور اس کا فرض ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جتنا بڑا بنائے اتنا ہی وہ جھکتا چلا جائے۔ دیکھو جس پر بوجھ زیادہ ہوتا ہے وہ دوسروں کی نسبت زیادہ جھکا ہوا ہوتا ہے۔ اسی طرح کسی کو دولت کا مل جانا ایسا ہی ہے جیسے کسی کے سر پر بوجھل گٹھڑی رکھی ہوئی ہو ایسی حالت میں اس کے اندر زیادہ فروتنی اور زیادہ انکسار پایا جانا چاہیئے نہ یہ کہ وہ متکبر ہو جائے اور دوسروں کو ذلیل سمجھنے لگے۔ بہرحال جو شخص دولت و ثروت اور عزت کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھے گا وہ دوسروں کی نسبت زیادہ جھکے گا اور جو اس کو اپنا ذاتی کمال قرار دے گا وہ تکبر میں مبتلا ہو گا اور آخر خدا تعالیٰ سے دور چلا جائے گا۔

اسی تسلسل میں حضور نے نوجوانوں کو نصیحت فرمائی کہ یاد رکھنا اور مت بھولنا کہ تم نے جو کچھ پایا ہے وہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے پایا ہے۔ خدا تعالیٰ تمہارے بزرگوں کی دعاؤں کو رنگ لایا ہے جس کے نتیجہ میں تم نے ترقی حاصل کی ہے اور سب عزت و وجاہت عہدے اور مال و دولت جو ملے ہیں ان کے حصول پر خدا تعالیٰ کے احسانوں کی قدر کرو اور اس سے بے وفائی نہ کرو۔ حضور نے بعض مثالیں دے کر فرمایا کہ "بعض لوگ امتحان دے رہے ہوتے ہیں تو لکھتے ہیں دعا کریں ہم امتحان میں کامیاب ہو جائیں اور کسی اعلیٰ عہدہ پر لگ جائیں۔ جب امتحان میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور عہدہ مل جاتا ہے تو پھر لگتے ہیں احمدیوں سے بھاگ گئے۔ کبھی کہتے ہیں کہ احمدیوں کی سوسائٹی ادنیٰ ہوتی ہے۔ کبھی کہتے ہیں احمدی مالدار نہیں ہوتے۔ کبھی کہتے ہیں احمدیوں کے گھر صاف نہیں ہوتے۔ وہ بھول جاتے ہیں اس بات کو کہ پہلے ہم سے دعائیں کروایا کرتے تھے اور پھر وہ ہمیں سے بھاگتے ہیں یہ چیزیں بتاتی ہیں کہ ایسے آدمیوں کے دلوں میں ایمان نہیں ہوتا۔ اگر ایمان ہوتا تو وہ دین کی خدمت کرتے، دینداروں کی خدمت کرتے، جماعت کی خدمت کرتے اور تکبر میں مبتلا نہ ہوتے۔"

ہمارے بزرگوں نے ہمارے لئے دعائیں کروائیں۔ جو رفیق تھے انہوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے، جنہوں نے حضرت امام جماعت الاوّل کا زمانہ پایا۔ انہوں نے ان سے جنہوں نے حضرت امام جماعت الثانی کا دور دیکھا انہوں نے ان سے، بعد والوں نے حضرت امام جماعت الثالث سے، اور پھر ہمارے موجودہ امام الرابع

باقی صـ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب و صحت — ڈاکٹر ایس اے اختر

انتقالِ خون

خون سرخ اور سفید ذرات پر مشتمل ایک رقیق اور سیال مادہ ہے۔ جو کہ ہمارے جسم کی رگوں اور نسوں میں گردش کرتا ہے۔ یہ ہمارے جسم کے تمام فاسد مادوں کو خارج کرنے میں مدد دیتا ہے۔ انسانی جسم میں ۱½ گیلن یا تقریباً ۵ لیٹر خون ہوتا ہے۔ ایک عام صحت مند آدمی کے دل کا وزن ۳۰۰ گرام ہوتا ہے۔ لیکن یہ چھوٹا سا دل جو کہ انتہائی مضبوط پٹھوں سے بنا ہوا ہوتا ہے اور انسانی پیدائش سے پہلے ہی ماں کے پیٹ میں دھڑکنا شروع کر دیتا ہے۔ ایک دن میں یہ دل ایک لاکھ مرتبہ دھڑکتا ہے ۱۸۰۰ گیلن خون جسم کی ۶۰،۰۰۰ میل لمبی خون کی نالیوں میں پمپ کرتا ہے۔ ہمارے خون میں تین قسم کے ذرات پائے جاتے ہیں۔ سرخ۔ سفید اور پلیٹ لٹس۔ سرخ ذرات کی تعداد ۵۰ لاکھ فی مکعب ملی میٹر سفید ذرات کی تعداد ۸ ہزار فی مکعب ملی میٹر ہوتی ہے۔ سرخ ذرات کی ترکیب میں فولاد کا جزو بھی ہوتا ہے۔ جو کہ پھیپھڑوں سے آکسیجن لے کر جسم کے ہر حصے میں پہنچاتے ہیں اور واپسی میں یہ کاربن ڈائی اکسائیڈ پھیپھڑوں کے ذریعے سانس کے راستے باہر نکالتے ہیں۔ یہ سرخ ذرات ہڈیوں کے گودے میں تیار ہوتے ہیں۔ یہ سرخ ذرات تقریباً ۱۲۰ دن کے بعد ختم ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی جگہ نئے سرخ ذرات لے لیتے ہیں۔ جب سرخ ذرات کی نمایاں کمی ہو جاتی ہے۔ تو انسان کے چہرے اور ہاتھوں کے ناخنوں میں سرخی باقی نہیں رہتی اور انسان کمزور ہو جاتا ہے۔ سفید ذرات ہمارے جسم کو بیماریوں سے بچاتے ہیں۔ ان کی تعداد جسم میں کم ہوتی ہے۔ لیکن کسی قسم کے انفیکشن سوائے ٹائیفائیڈ بخار کے ان کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ ان تین قسم کے ذرات کے جو خون میں رقیق مادہ بچتا ہے۔ اسے پلازما کہتے ہیں۔ اسکی مقدار کل خون کا ۵۵٪ ہوتی ہے۔ اور اس پلازما میں بھی ۹۰ فیصد پانی ہوتا ہے۔ باقی پلازما میں جسم کے لئے ضروری خوراک یعنی پروٹین۔ گلوکوز۔ نمکیات۔ وٹامنز۔ ہارمونز۔ اینٹی باڈیز اور فاسد مادے موجود ہوتے ہیں۔

انتقالِ خون کی تاریخ زیادہ پرانی نہیں ہے۔ سترھویں صدی عیسوی سے پہلے انسانی جسم کو جانوروں کا خون دینے کی جتنی بھی کوششیں کی گئیں۔ وہ سب کی سب ناکام ہو گئیں۔ اور حکومت کو انتقال خون نہ کرنے کا قانون بنانا پڑا۔

۱۹۰۰ عیسوی میں آسٹرین سائنس دان ڈاکٹر کارل لینڈ سٹینر نے پہلی مرتبہ خون کے چار گروپ معلوم کئے۔ آپ کو اس جان بچانے والی دریافت پر میڈیسن کا نوبل انعام دیا گیا۔ خون کے درج ذیل ۴ گروپ ہیں اے۔ بی۔ اے بی۔ اور O۔ اے گروپ والے اے اور O گروپ سے خون لے سکتے ہیں۔ بی گروپ والے بی اور O گروپ سے خون لے سکتے ہیں۔ اے بی گروپ والے سب گروپ والوں سے خون لے سکتے ہیں۔ O گروپ والے صرف "O" گروپ والوں سے خون لے سکتے ہیں۔ لیکن ان کا خون سب گروپ والوں کو لگ سکتا ہے۔ اسکے علاوہ آر ایچ پازیٹو اور آر ایچ نیگیٹو فیکٹر کا بھی خون دیتے وقت لحاظ رکھا جاتا ہے۔

جیسا کہ پہلے بتلایا جا چکا ہے کہ انسانی جسم میں ۵ لیٹر خون ہوتا ہے۔ اسلئے کوئی بھی صحت مند آدمی جسکی عمر ۱۷ سال سے لے کر ۵۰ سال کے درمیان ہے۔ ½ لیٹر یعنی ۵۰۰ سی سی خون ایک وقت میں بغیر کسی تکلیف کے دے سکتا ہے۔ اور اس انتقالِ خون کو ہر چھ مہینے کے بعد دہرایا جا سکتا ہے خون دینے کے فوراً بعد انسانی جسم اپنے خون کی مقدار کو ایک گھنٹے کے وقفے کے اندر پوری کر لیتا ہے۔ البتہ خون کے سرخ ذرات کی مقدار ۱۵ دن کے اندر پوری ہو جاتی ہے۔

خون دینے سے انسانی جسم کو کسی قسم کا کوئی بھی نقصان نہیں پہنچتا بلکہ ہڈیوں سے تازہ خون بننے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ خون دینا اور اس کے نتیجے میں ایک انسانی جان بچانا ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ یہ ہمارے جسم کی ایک قسم کی زکواۃ ہے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ جس نے ایک انسانی جان کو بچایا۔ اس نے تمام انسانیت کو بچایا۔

اکثر حادثات میں بے شمار انسانی زندگیاں اسلئے ختم ہو جاتی ہیں کہ ان کو بر وقت خون نہ مل سکا۔ صرف امریکہ میں ہر سال ۱۵ لاکھ انسانی جانیں انتقالِ خون کی مدد سے بچائی جاتی ہیں جن لوگوں میں خون کی کمی ہو یا یرقان ہو چکا ہو انہیں خون نہیں دینا چاہیئے۔ البتہ صحت مند افراد کو سال میں ایک مرتبہ اپنا خون ضرور دینا چاہیئے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنا خون کا گروپ ضرور معلوم ہونا چاہیئے تاکہ خون لینے یا دینے میں کسی ہنگامی حالت میں آسانی ہو

اللہ تعالےٰ ہم سب کو انسانیت کی خدمت کا موقع عطا فرماتا رہے۔

اہم معلومات

- انسانی ٹانگ میں ۳۱، ہڈیاں اور سر میں ۸، ہڈیاں ہوتی ہیں۔
- انسانی جسم کا درجہ حرارت ۹۸٫۴ فارن ہیٹ ہوتا ہے۔
- ریڑھ کی ہڈی میں ۳۳ مہرے ہوتے ہیں۔
- انسانی جسم میں پٹھوں کی کل تعداد ۶۲۱ ہے۔
- دنیا کے تمام جانداروں میں دو ایسے جاندار ہیں جن کو مکمل زکام ہوتا ہے وہ ہیں انسان اور بندر۔
- انسانی جسم میں پسلیوں کی کل تعداد ۲۴ ہے۔
- ایک صحت مند آدمی ایک منٹ میں ۱۶ سے ۱۸، مرتبہ سانس لیتا ہے۔
- انسانی جسم پر ۶، لاکھ بال ہوتے ہیں۔
- انسانی جسم میں ایک دن میں ۱۲۰۰ تا ۱۵۰۰، گیلن خون گذرتا ہے۔
- انسانی خون کے اجزاء میں پانی کا تناسب ۹۱، فیصد ہوتا ہے۔
- انسان جب بولتا ہے تو اس کے جسم کے ۷۰، عضلات حرکت میں آتے ہیں۔
- انسان کے مرنے کے بعد اس کے مختلف اعضاء فوراً نہیں مرتے، بلکہ مختلف اعضاء مختلف وقفوں تک کام کرتے ہیں۔ مثلاً دماغ ۱۰، منٹ تک۔ دل ۲۰، منٹ تک۔ آنکھیں ۳۰، منٹ تک بازو اور ٹانگیں ۴، گھنٹے تک، اور کھال ۵، دن تک کام کرتی رہتی ہے۔

شذرات

غرباء کی امداد

پنجاب کے گورنر میاں محمد اظہر نے سوموار کے روز خدمت خلق کرنے والوں کی توجہ اس بات کی طرف دلائی کہ غربا کی مدد کے لئے چندوں کا جمع ہونا ضروری ہے جو لوگ خدا کے فضل سے روپے پیسے والے ہیں انہیں ایسی تنظیموں کی مدد کرنی چاہیئے جو غرباء کی صحت اور ان کی دیگر ضروریات کا خیال رکھتی ہیں۔ آپ العمران فری ڈسپنسری جو موچی دروازے کے اندر ہے کے ایکسرے پلانٹ کا افتتاح کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ غیر حکومتی تنظیمیں آپس میں تعاون کر کے اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے غرباء کو خاصا فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔ اور یہی ایک طریق ہے جس سے عوام الناس کی صحت کا بھرپور خیال رکھا جا سکتا ہے۔ جہاں تک مفت علاج کی سہولت مہیا کرنے کا تعلق ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ انسانیت کی ایک بہت بڑی خدمت ہے عوام الناس کے مسائل ایک دوسرے سے تعاون ہی کے ذریعے حل کئے جا سکتے ہیں۔ جو لوگ سماجی کارکنوں کی مدد کرتے ہیں۔ وہ یقیناً قابل تحسین کام کرتے ہیں۔ العمران فری ڈسپنسری میں ایکسرے پلانٹ کا لگایا جانا جبکہ یہ ایک گھنی آبادی کا علاقہ ہے کہا جا سکتا ہے کہ اس سے بہت سے لوگ استفادہ کریں گے حکومت کے متعلق آپ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ اسے غیر حکومتی اداروں کی اشد ضرورت ہے اور یہ ادارے اپنی مدد آپ کی بنیاد پر چلائے جانے چاہئیں۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

سے دعائیں کرواتے اور کرواتے چلے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے ہم پر بے شمار فضل نازل فرما رہا ہے اور ہمیں ان گنت نعمتوں سے مالا مال کر رہا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے بے شمار انعامات کی قدر کرتے ہوئے اور اس کے احسانوں کو یاد رکھتے ہوئے اس کی دی ہوئی نعمتوں کو اس کے دین کی خدمت پر لگا دیں اور اس کی راہ میں قربانی پیش کرنے میں ذرہ بھر بھی دریغ نہ کریں۔ وقت کی قربانی بھی کریں، جذبات اور عزت کی قربانی بھی کریں اور مال کی قربانی بھی پیش کریں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کی طرف سے جو روپیہ تمہیں ملتا ہے اگر اس کے متعلق تم اپنے دلوں میں یقین اور ایمان پیدا کر لو کہ وہ خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے تمہیں دیا ہے تو تم خدا کے لئے اس روپیہ کو خرچ کرنے میں کبھی دریغ نہ کرو کیونکہ تم سمجھو کہ یہ میری چیز نہیں بلکہ اسی کی تھی۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو ایسا ہی بنائے۔ ہم کبھی مت بھولیں کہ ؎

"سب کچھ تری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے"

اور اس کے احسانات و انعامات کی قدر کرتے ہوئے ہمیشہ اس کی دی ہوئی استعدادوں صلاحیتوں اور اس کے ہی رزق سے اس کی راہ میں اس کا حصہ ادا کرتے رہنے کی توفیق پاتے رہیں۔ اے خدا ایسا ہی کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(روزنامہ پاکستان ۱۲ دسمبر ۱۹۹۲ء)

کس نے کیا کہا

عبداللہ ملک کا کالم

بابری مسجد کی شہادت نے پوری دنیائے اسلام کو ہلا کر رکھ دیا ہے ملک ملک میں مسلمانوں نے بڑا بھرپور احتجاج کیا ہے لیکن اس احتجاج نے ان کو جذبات سے اس قدر مغلوب کر دیا کہ عالمی رائے عامہ کی عدالت میں انہوں نے اپنا مقدمہ خود کمزور کر لیا۔ چنانچہ بی بی سی کے تجزیہ نگار نے بھی اس طرف واضح طور پر اشارہ کر دیا ہے۔ کیونکہ اگر ہندو جنونیوں نے ایک بابری مسجد کو شہید کیا تو پاکستان کے مسلمانوں نے بھی پاکستان کے طول و عرض میں کئی مندروں کو گرا دیا اور اس سے اپنا جانی نقصان بھی کیا۔ مثال کے طور پر صرف ۸، دسمبر کے اخبارات پر ایک نگاہ ڈالیں۔ بلوچستان میں بدترین ہنگامے، ۱۰ افراد ہلاک، درجنوں مندر تباہ، لورالائی میں ۴ کمسن بچے اور عورت ہلاک۔

"فیصل آباد میں وزیر مملکت راجہ نادر پرویز نے خود گینتی سے مندر توڑا"۔ مندر مسمار کرنے کے بعد وزیر مملکت اور جماعت اہل سنت کے سیکرٹری جنرل نے مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا"۔

ملتان میں گیان مندر کی چھت گرنے سے ملبے تلے دب کر ۱۱ افراد ہلاک۔

"سندھ میں مکمل ہڑتال، پُرتشدد مظاہرے، درجنوں مندر تباہ مظاہرین کی پولیس اور رینجرز سے جھڑپیں"

پاکستان بھر میں ۱۰۰ سے زائد مندر توڑے جا چکے ہیں۔

چنانچہ لطف یہ ہے کہ عام اخبارات کے صفحات ان دلخراش اور لرزا دینے والی خبروں سے بھرے پڑے ہیں۔ ایک طرف پاکستان میں یہ ہنگامے جاری ہیں، مندر گرائے جا رہے ہیں، اکا دکا ہندو مارا جا رہا ہے ادھر بھارت میں مسلم کش فسادات میں مرنے والوں کی تعداد ایک ہزار تک پہنچ گئی۔ ۱۰ ہزار سے زائد افراد زخمی لیکن اس پوری المناک تصویروں کے کئی ایک اور پہلو ہیں اور وہ پہلو بھی بھارت اور پاکستان میں ایک حد تک مشترک ہیں، یہ پہلو ہیں کہ جب انسانی جانوں کا اتلاف ہو رہا ہے، جب پاکستان کے عوام ہندو کار سیوکوں کی طرح مذہبی جذبات سے مغلوب ہو کر مندر توڑ رہے اور لاکھوں انسان غم و غصے کے اظہار کے لئے مظاہرے کر رہے ہیں تو سیاسی جماعتیں بجائے اس کے کہ عوام کے غم و غصہ کو قابو میں لانے کے لئے خود میدان میں آئیں وہ اس وقت بھی سیاست کر کے اپنی اپنی جماعتوں کی بالادستی کے لئے مصنوعی جدوجہد کر رہے ہیں۔

اس ضمن میں ایک خبر "اسلام آباد میدانِ جنگ بن گیا پی ڈی اے سمیت ۱۵ تنظیموں کے جلوسوں پر لاٹھی چارج، ۶۰ افراد زخمی جلوس نکالنے والی پارٹیوں جے یو آئی، مسلم لیگ، آئی ایس او، انجمن سپاہ صحابہ، اور پاسبان بھی شامل تھیں۔ زبردست آنسو گیس پھینکی گئی۔ کسی جلوس کو بھارتی سفارت خانے تک نہیں جانے دیا گیا۔

تمام مذہبی اور دینی جماعتوں نے جلوس نکالے لیکن کسی نے بھی رسول اکرم صلے اللہ علیہ کی اس حدیث کہ "اقلیتیں مسلمانوں کے پاس امانت ہیں، جو اقلیتیں مسلمانوں کے پاس ہیں وہ ان کی امانت ہیں (مسلم بخاری) پر عمل کرنے کے لئے میدان کارزار میں اترنے کی کوشش نہیں کی۔ ڈاکٹر اسرار احمد جو ٹیلی ویژن پر فحاشی کے خلاف تو مظاہرے کے لئے میدان میں آجاتے ہیں لیکن وہ مسلمانوں کے ہجوم کو خلافِ شرع، خلافِ اسلام اور خلافِ اخلاق اقدام کو روکنے کے لئے میدان میں آنے سے ہمیشہ کنی کترا جاتے ہیں۔ کہاں ہیں مولوی فضل الرحمٰن جو جمیعت علمائے اسلام کے سربراہ ہیں کہاں ہیں مولانا نورانی۔ کہاں ہیں مولانا عبدالستار نیازی۔ یہ کیوں خود گلی کوچوں میں آ کر لوگوں کے جذبات ٹھنڈا نہیں کرتے اور امن و شانتی اور مندروں کی حفاظت کے لئے جلوسوں کی سربراہی نہیں کرتے۔ جماعت اسلامی کے قائمقام امیر نے ضرور اپیل کی ہے "غیر مسلم پاکستانیوں کی جان و مال اور عبادت گاہوں کا تحفظ کیا جانا چاہیئے"، لیکن کتنی منافقت ہے کہ ایک طرف زبانی کلامی بیان دیا جاتا ہے دوسری طرف ان کی تنظیمیں ہر قسم کے ہنگاموں، مظاہروں اور توڑ پھوڑ میں شریک ہو رہی ہیں۔

اب ذرا اس پورے مسئلے کے سیاسی پہلو پر نگاہ ڈالیئے کہ کس طرح اس سانحہ سے حکومت اور حزب مخالف اپنی اپنی دکان چمکانے کا کام لے رہے ہیں، سب سے پہلے تو حکومت کے اقدام پر نگاہ ڈالیئے انہوں نے جائز طور پر مکمل ہڑتال کا اعلان کر دیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ یہ پیش قدمی اگر کرتا ہے کہ مظاہروں کی قیادت کے لئے اپنے وزیروں اور قائدین کی بریفنگ کرتے اور ان کو انتباہ کرتے کہ کسی بھی مظاہرے کو توڑ پھوڑ کی اجازت نہ دی جائے۔ لیکن ہوا اس کے بالکل الٹ کہ خود وزیر امیران ہنگاموں اور توڑ پھوڑ میں شامل ہو گئے۔

یہی نہیں ہوا بلکہ آج تک پاکستان کی ہر حکومت نے سکھوں کے ساتھ ان کے متبرک عبادت گاہوں کی حفاظت کی اور دیکھ بھال سے جو نیک نام کمایا تھا ان ہنگاموں نے اس کو بھی ضائع کر دیا۔ چنانچہ مسجد شہید گنج جو کہ قیام پاکستان سے پہلے سے متنازعہ چلی آ رہی ہے۔ کیونکہ سکھ اس کو گوردوارہ ثابت کرتے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۳۰ء میں اس پر مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان زبردست ہنگامے ہوئے اور بالآخر عدالت عالیہ نے اسے متنازعہ قرار دے کر بند کر دیا تب سے لے کر آج تک یہ اسی طرح محفوظ ہے پاکستان بننے کے بعد بھی کسی حکومت نے اس کو مسجد میں تبدیل کرنے کی کوشش نہیں کی، چنانچہ سکھ مسلمانوں اور حکومت پاکستان کی اس رواداری سے بہت متاثر ہوتے رہے ہیں۔ لیکن بابری مسجد کے سلسلے میں جو ہنگامے ہوئے ان میں اس شہید گنج کے دروازے توڑ دیئے گئے کمرے اور برآمدے گرا دیئے گئے، دینی مدارس کے سینکڑوں طلبہ دروازے توڑ کر اندر گھس گئے۔ ستّر سال بعد نماز ظہر ادا کی گئی مسجد تعمیر کرنے کے لئے سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا۔ گرنتھ پڑھنے کی جگہ بھی مسمار کر دی، اس دوران اظہار الحق نامی ایک نوجوان برآمدے سے ملبے تلے آ کر شہید ہو گیا۔ تفصیلات کے مطابق انجمن طلبہ مدارس عربیہ پاکستان نے ایک روز قبل اعلان کیا تھا کہ گوردوارہ مسجد کی جگہ قائم کیا گیا ہے۔ اسے مسجد کے لئے کھول دیا جائے گا جہاں نماز ظہر ادا کی جائے گی۔

بات صرف پاکستان تک ہی محدود نہیں بلکہ برطانیہ میں بھی چار مندروں کو نذرِ آتش کر دیا گیا اور اب برطانوی حکومت کو بجا طور پر خدشہ ہے کہ تشدد اور فسادات کے شعلے برطانیہ میں رہنے والے مسلمانوں اور ہندوؤں کو کہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں، چنانچہ اس پورے پس منظر میں بی بی سی کا یہ تبصرہ ملاحظہ کرنا چاہیئے۔

"مندروں کو نذرِ آتش کرنے کے بعد پاکستان کی بھارت پر اخلاقی برتری ختم ہو گئی ہے۔ پاکستان بھر میں ۲۵ مندروں کو جلایا گیا۔ اب بھارت بھی پاکستان کی طرف سے مسجد کی شہادت پر احتجاج کے جواب میں بہت کچھ کہہ سکے گا"

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ بھارت میں مسجد بابری کے سلسلے میں مسلمانوں کی جو مجلس عمل قائم ہوئی ہے اور جو احتجاج کی قیادت کر رہی ہے مسلمانانِ پاکستان کو اپیل کی ہے کہ وہ اپنی اقلیتوں اور ان کی عبادت گاہوں کی پوری طرح حفاظت کریں وگرنہ عالمی رائے عامہ کے سامنے اور ہندوستان کے روشن خیال عوام کے سامنے ہمارا مقدمہ کمزور پڑ جائے گا اب اگر سیاسی پہلوؤں پر غور کیا جائے تو سیاست سے گھن آنے لگتی ہے کیونکہ بابری مسجد کے مسئلے پر ہندوستان میں پچھلے چار پانچ برس سے جو قضیہ تخلیق ہو رہا ہے دور دور بھی اس کا تعلق نہ تو مذہب سے ہے نہ تو ہندو مت نہ رام کی جنم بھومی سے بلکہ ہندوستان کے روشن خیال مؤرخوں اور تاریخی تجزیہ نگاروں نے تاریخی کتب کے حوالوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ نہ تو یہ رام کی جنم بھومی ہے اور نہ ہی یہ مسجد کسی مندر کو گرا کر تعمیر کی گئی ہے۔ لیکن سیاست شرافت اخلاق اور تہذیب کی جہاں علمبردار ہوتی ہے وہاں اکثر سیاسی گروہ اور جماعتیں نفرت اور شعبدہ بازی کے ذریعے مقبولیت حاصل کرتی ہیں اور ایک دفعہ اگر سیاست میں نفرت کا زہر پھیل جائے تو اس زہر کی ہلاکت خیزیوں کے سامنے کوئی اصولی اور محبت و پیار کی سیاست پنپ نہیں سکتی، اور ہمارے ہاں اس برصغیر میں تو بدقسمتی سے یہ نفرت کی سیاست ایک نہ ایک انداز میں پچھلے ساٹھ ستّر برسوں سے ہمارے عوام کی رگ و پے میں سرایت کئے ہوئے ہے اور جو آج کھیلے اور ہولناک مناظر ہماری آنکھوں کے سامنے بھارت اور پاکستان میں کھیلا جا رہا ہے یہ اسی نفرت کے زہر کا کیا دھرا ہے اور یہ کوئی دلیل نہیں ہوتی کہ فلاں عمل کا ردعمل ہے اور اسی ردعمل کا مقابلہ کرتے ہوئے گاندھی جی ہندو جنونیوں کی گولیوں کا نشانہ بنے، لیکن ان کی یہ عظیم قربانی بھی ہندوؤں کے تعصب اور جنون اور نفرت کی آگ کو سرد نہ کر سکی اور آج بھارتیہ جنتا پارٹی کی شکل میں نفرت کا جو تناور درخت ہم دیکھ رہے ہیں اور جس موت کا کھیل بھارت کے شہر شہر اور قریہ قریہ میں کھیلا جا رہا ہے یہ اسی سیاست کا تسلسل ہے جو آج سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پون صدی پہلے راشٹریہ سیوک سنگھ نے شروع کی تھی اور جب تک پنڈت جواہر لال نہرو زندہ رہے تو وہ اپنی شخصیت اور سیاسی عمل سے کانگرس کو زندہ رکھے ہوئے تھے، حالانکہ ایک زمانے میں وہ خود اس موقف کے حامی تھے کہ آزادی کے بعد کانگریس ایک متحدہ سیاسی جماعت کے طور پر زندہ نہیں رہ سکے گی، چنانچہ انہوں نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے اپنی ابتدائی ملاقاتوں میں اس کا ذکر بھی کیا تھا چنانچہ ماؤنٹ بیٹن کے کاغذات میں ان ملاقاتوں میں ہونے والی گفتگو کو برطانوی حکومت انتقال اقتدار کے سلسلے میں جو بارہ ضخیم جلدوں میں دستاویزات شائع کی ہیں اس کی نویں جلد لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے پہلے تین ماہ کی دستاویزات پر مشتمل ہے اس کا ترجمہ عزیزم فاروق قریشی نے کر کے ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔

اور اصل میں یہی احساس تھا جس نے پنڈت جواہرلال نہرو کو کانگریس کو ایک سوشلزم اور سیکولرازم کی حامی جماعت کے طور پر پروان چڑھانے کی جدوجہد کی کیونکہ ان کو غالباً اس امر کا بھی شدید احساس تھا کہ کانگریس کے اندر ایک معتدبہ حصہ فرقہ واریت کی عینک سے حالات کو دیکھتا ہے لیکن پنڈت نہرو برے بھلے کانگریس کی فرقہ واریت کے خلاف ایک دیوار بن کر ڈٹے رہے۔ گو ان کی زندگی ہی میں کئی بار ان کو اس سلسلے میں شکستیں بھی اٹھانی پڑیں لیکن ان کی موت کے بعد تو کانگریسی لیڈروں کے لئے خواہ وہ خود ان کی بیٹی اندرا گاندھی ہی کیوں نہ ہو کو ہندو ووٹوں اور مسلم ووٹوں کے حصول کے لئے مختلف پالیسیاں اور داؤ پیچ استعمال کرنے پڑے۔ اور انہی ووٹوں کے چکر میں انہوں نے سکھوں کا ایک مسئلہ کھڑا کر لیا۔ جو ان کی جان لے بیٹھا اور اسی انتخابی سیاست کی بھینٹ جواہر لال نہرو کا نواسہ راجیو گاندھی بھی چڑھ گیا، اب نرسیماراؤ اسی دلدل میں پھنسا ہوا ہے۔

لیکن ایک بات میرے نزدیک بڑی اہم ہے کہ بابری مسجد کے تحفظ کے سلسلے میں جو بظاہر کوتاہیاں بھارتی وزیر اعظم سے ہوئی ہیں وہ انجانے میں نہیں ہوئیں بلکہ پوری طرح سوچ سمجھ کر یہ کردار ادا کیا گیا ہے۔

(روزنامہ پاکستان ۱۲ دسمبر ۹۲ء)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۷۱۶ میں حمید نواز کاہلوں ولد چوہدری مبشر احمد کاہلوں قوم جٹ کاہلوں پیشہ طالب علم عمر ساڑھے ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوکم کاہلوں حال ۴/۵ دارالصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۴-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ۱۹٫۱ ایکڑ زرعی ۵ کنال زمین واقع چک ۱۲۴/۱۰-R کچا کھیوہ ضلع خانیوال مالیتی سوا لاکھ روپے فی ایکڑ (۲) ۶۔ ایکڑ ۲ کنال " رائے پور ضلع سیالکوٹ "۔" ۳ لاکھ "۔" (۳) ۲۵ " " " ۱۰ مرلہ "۔ دوکم کاہلوں "۔ پانچ ہزار "۔ (۴) مکان اور حویلی "۔" آٹھ ہزار روپے (۵) مکان نمبر ۲۳۶/۱۹ النور سوسائٹی کراچی مالیتی چار لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۰۰۰ روپے اپنے حصہ کی آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۹ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حمید نواز کاہلوں ۴/۵ دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ خالد مبشر کاہلوں برادر موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ منیر نواز مسل نمبر ۲۸۷۱۵

مسل نمبر ۲۸۷۱۷ میں صدیقہ ناصرہ باجوہ بنت محمد حنیف باجوہ قوم باجوہ پیشہ تعلیم عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶/۴۰ فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۱۰-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزن ۴۰۰ ملی گرام ۴ گرام مالیتی ۱۱۳۳/۰۰ روپے (۲) زیورات چاندی ۲۱۰ " " ۔۔۔ ۱۰۰/۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ صدیقہ ناصرہ ۶/۴۰ فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سید عبد الغنی شاہ صاحب وصیت نمبر ۵۸۴۲ گواہ شد نمبر ۲۔ حمیدہ حنیف باجوہ والدہ موصیہ۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

محترمہ انصار بی بی صاحبہ والدہ محترم وسیع الدین صاحب آف تربیلا ڈیم ضلع ایبٹ آباد قادیان میں علیل ہیں۔

○ مکرم منظور الٰہی صاحب چنیوٹ کی اہلیہ تقریباً تین چار سال سے بیمار ہیں۔

○ مکرم صوبیدار ریٹائرڈ صلاح الدین صاحب گولبازار ربوہ ان دنوں آنکھوں میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم عبدالوحید خان صاحب عربی سلسلہ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں حالت بہت قابل فکر ہے۔

○ مکرم میاں اللہ دتہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرتو ضلع شیخوپورہ ۲ ماہ سے بیمار ہیں۔ زکام بگڑ جانے کی وجہ سے ناک کا اپریشن ہوا ہے۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم انوار رسول شیخ صاحب گلشن اقبال غربی کراچی کے بڑے بھائی مکرم افتخار رسول صاحب کی بیوہ امۃ السلام بیگم صاحبہ ۲۸ نومبر ۹۲ء کو وفات پا گئیں انہیں جماعت احمدیہ کراچی کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

○ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ ایک لمبی بیماری کے بعد ۸ دسمبر ۹۲ء کو لاہور میں وفات پا گئیں۔

احباب ان سب کی بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔

اعلان گمشدگی رسید بکس

○ دو عدد رسید بکس A ۴۲۹۲ رسید نمبر ۱ تا ۱۸ مستعمل شدہ از جماعت احمدیہ ساہیوال شہر اور رسید بک ۱۹۰ رسید نمبر ۱ تا ۸۶ مستعمل شدہ از جماعت احمدیہ کراچی گم ہو گئی ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان رسید بکوں کے متعلق علم ہو تو نظارت مال آمد کو مطلع فرماویں۔ نیز ان رسید بکوں پر کسی کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ کیا جائے۔

بقیہ: صہ۳ سے آگے

(اور وہ نہیں سمجھتے) کہ یہ معنے ہوئے کہ دھوکا دینا ایک ایسا فعل ہے جس کے خلاف فطرت صحیحہ گواہی دیتی ہے۔ مگر یہ لوگ ایسے ہیں کہ انہوں نے مذہب کو تو کیا سمجھنا ہے خود اپنے نفس کو بھی نہیں سمجھتے اور نہیں جانتے کہ منافقت ان افعال قبیحہ میں سے ہے کہ جن کو فطرت صحیحہ بھی رد کرتی ہے اور کسی دوسرے شخص کے بتانے کی ضرورت نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۲۰ دسمبر۔ آسمان صاف ہے اور دھوپ نکلی ہوئی ہے۔

○ وزیر اعظم پاکستان نے کہا ہے کہ جاپان اور پاکستان کے درمیان موجودہ دوطرفہ سیاسی اور اقتصادی تعلقات آئندہ سالوں میں مزید بہتر ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ میرا دورہ جاپان انتہائی کامیاب رہا ہے۔ جس میں ہم دونوں ممالک مختلف معاملات پر ایک دوسرے کے مؤقف بہتر طور پر سمجھنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

○ امریکہ میں پاکستان کی سفیر سیدہ عابدہ حسین نے کہا ہے کہ وہ نئی امریکی انتظامیہ سے تعلقات بہتر بنانے کی کوشش کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو دہشت گرد قرار دینے کی خبر بھارتی لابی نے پھیلائی ہے۔

○ حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے یوم پیدائش کے سلسلے میں خواتین کی عالمی کانفرنس کے موقعہ پر وزیر اعظم پاکستان نے اپنے خصوصی پیغام میں کہا ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی زندگی اور عمل ایک مکمل نمونہ ہیں اور خواتین ان کے نقش قدم پر چل کر زندگی میں کامیابی حاصل کر سکتی ہیں۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر نے اپوزیشن لیڈر بے نظیر بھٹو کے نام ایک مراسلہ بھجوایا ہے۔ جس میں ان سے پوچھا گیا ہے کہ اپوزیشن ممبر اسمبلی کے مشترکہ اجلاس میں آئیں گے یا نہیں۔ بے نظیر نے اس کے جواب میں کہا ہے کہ اس سلسلہ میں حتمی فیصلہ ۲۲ دسمبر کو پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں ہوگا۔

○ بی بی سی کے مطابق جاپان نے پاکستان کی امداد کے لئے شرائط سخت کر دی ہیں۔ جاپانی وزیر خارجہ نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ اس سلسلے میں ایٹمی ہتھیار بنانے کی پاکستانی صلاحیت، اسلحہ کی تجارت کے علاوہ فوجی اخراجات زیر غور ہیں۔

○ پاکستان کی بین الاقوامی امداد مکمل طور پر بند کرانے کے لئے امریکہ میں ایک اور قانون کی تیاری کی جا رہی ہے نیا قانون پریسلر ترمیم سے زیادہ سخت ہوگا اسے نہ ماننے پر امریکہ اور عالمی اداروں سے ملنے والی تمام امداد بند ہو جائے گی۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ جاپان سیلاب کے متاثرین کے لئے مزید دس کروڑ ڈالر امداد دے گا۔

○ جماعت اسلامی پاکستان نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان بھارت سے سفارتی اور تجارتی تعلقات معطل کر دے۔ جماعت کے نمائندے نے بتایا کہ ان کی کوششوں کے باوجود اس مسئلہ پر حکومت اور اپوزیشن میں سے کوئی بھی اپنے سیاسی مفاد کو قومی مفاد کے لئے چھوڑنے پر تیار نہیں۔

○ بھارتی ریلویز اجمیر میں خواجہ معین الدین چشتی کے سالانہ عرس میں شرکت کرنے والے پاکستانی زائرین کے لئے دہلی اور اجمیر کے درمیان خصوصی ریل گاڑیاں چلائے گی۔

○ پاکستان نے چین کے تعاون سے ایک جیٹ طیارہ بنانے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ اسکا نام قراقرم ۸ رکھا گیا ہے جو ۸ سو کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کر سکتا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سرکاری پالیسیوں کے باعث ملک سنگین بحران کا شکار ہے۔

○ پی ڈی اے کے تحت پنجاب کے مختلف شہروں میں بابری مسجد کی شہادت اور نئے صدارتی آرڈی ننس کے خلاف مظاہروں کا سلسلہ جاری رہا۔ لاہور میں پیپلز پارٹی کی خواتین نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔

○ پی ڈی اے نے ۲۱ دسمبر کو راولپنڈی میں جلسہ عام کا اعلان کر دیا ہے جو دوپہر ۲ بجے لیاقت باغ راولپنڈی میں ہوگا۔ پی ڈی اے نے چیلنج کیا ہے کہ حکومت لیاقت باغ راولپنڈی میں ہمارا جلسہ روکنے کی بجائے مقابلہ میں جلسہ کرے۔

○ نوابزادہ نصر اللہ نے نئے صدارتی آرڈی ننس کو براہ راست سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے۔

○ امریکہ میں پاکستانی سفیر بیگم عابدہ حسین نے بتایا ہے کہ کلنٹن کے عہدہ صدارت سنبھالنے کی تقریب میں محترمہ بے نظیر کو مدعو نہیں کیا گیا۔

○ لاہور اور سیالکوٹ میں وکلاء نے نئے صدارتی آرڈی ننس کے خلاف احتجاجی جلوس نکالے ان جلوسوں میں حکومت سے آرڈی ننس کو واپس لینے کا پرزور مطالبہ کیا گیا۔

○ بابری مسجد کی شہادت کے خلاف نیویارک میں مختلف ممالک کے قریباً ۶ صد باشندوں نے بھارتی قونصل خانے کے سامنے مظاہرہ کیا ہے۔

○ روس کے صدر یلسن اپنے ملکی حالات کی خرابی کے باعث دورہ چین مختصر کر کے ماسکو چلے گئے ہیں۔ روس اور چین کے درمیان باہمی دوستانہ تعلقات کا نیا دور شروع ہوگا۔

○ امیر قطر سعودی عرب پہنچ گئے ہیں شاہ فہد سے سرحدی تنازعہ پر بات چیت ہوئی۔

○ جنرل اسمبلی میں بوسنیا کو ہتھیاروں کی فراہمی پر پابندی ختم کرنے کی قرارداد منظور کر لی گئی ہے۔

○ فلسطینیوں کو مقبوضہ علاقے سے نکالنے پر سلامتی کونسل نے ایک قرارداد میں اسرائیل کی شدید مذمت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ اسرائیل ملک بدر فلسطینیوں کو فوری واپس بلائے۔

○ کشمیری مجاہدین اور بھارتی فوج میں جھڑپوں کے نتیجہ میں ۸ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ بھارت میں ایک سو سے زائد شہروں میں کرفیو جاری ہے بھارت کے تمام مسلمان ۲۳ دسمبر کو احتجاجاً روزہ رکھیں گے۔

○ بھارتی سپریم کورٹ نے اترپردیش کے وزیر اعلیٰ کو توہین عدالت کا نوٹس جاری کر دیا ہے۔

○ بھارتی وزیر اعظم نرسیما راؤ نے کہا ہے کہ پاکستان داخلی مسائل سے اپنے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے بابری مسجد کا مسئلہ اچھال رہا ہے۔

○ وائس آف جرمنی کے مطابق روس اور چین نے ایک فوجی معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔

○ جنوبی کوریا کے صدارتی انتخاب میں ڈیموکریٹک لبرل پارٹی نے واضح اکثریت حاصل کر لی ہے۔

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE RS200/-
عورتوں کیلئے کورس
بانجھ پن کورس
STERILITY COURSE RS 100/-
ATHRA COURSE RS 100/- اٹھرا کورس
تفصیلی لٹریچر مفت
کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ۔ ربوہ
فون:- ۶۰۶ - ۷۷۱

پتہ

خوشخبری
نصرت جہاں اکیڈمی کی کتابیں ۲۰٪ رعایت پر حاصل کریں نیز
کاپیاں بھی دستیاب ہیں
رؤف بک ڈپو۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

حبوب مفید اٹھرا — ۱۵ گرام - ۱۶/- ، ۶۰ گرام - ۴۸/-
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) — ۱۵۰/- روپے
زوجام عشق خاص — ۴۸۰/- روپے
روشن کاجل — ۵/- روپے
تریاق معدہ — ۱۰/- روپے ، ۲۰/- روپے
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
NASIR
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ